دامنِ مُہاڑ کُنڈ شمالي، ضلع خوشاب

ازقلم: محمّد نواز عافيؔ



مختصر تعارف

دامن مہاڑ کنڈ شمالی ضلع خوشاب کا ایک تاریخی گاؤں ہے جو خوشاب شہر سے 20 کلومیٹر کی مسافت جبکہ سکیسر روڈ سے دو کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ کنڈ سنسکرت زبان کا لفظ ہے جس کے معنی پانی کے چشمے، کنویں اور تالاب کے ہیں۔ پہاڑ کے دامن میں واقع یہ قدیم گاؤں دلکشی اور خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہے۔ یہاں کے بلند و بالا پہاڑ، برساتی نالے، کھیت کھلیان، چراگاہیں، چھپڑ، چشمے، تالاب، نایاب جنگلی جانور، پرندے، جڑی بوٹیاں، مساجد، دارے، سکولز، اکیڈمیاں، کھیل کے میدان ، اور صاف ستھری پکی گلیاں بے مثال ہیں۔ یہاں سے اعلیٰ قسم کا پتھر، کوئلہ، بجری، ریت، سلیکا، جپسم اور چونے کا پتھر ملک کے بڑے شہروں میں سپلائی کیا جاتا ہے۔ یہاں کے باسی "محنت میں عظمت" پر یقین رکھنے والے اور سخت کوش ہیں۔ یہاں کا موسم سردیوں میں سرد ترین جبکہ گرمیوں میں سخت گرم ہوتا ہے البتہ پہاڑ پر گرمی کی شدت میں کمی ہوتی ہے۔ کنڈ میں آبادی کا تھوڑا سا حصہ پہاڑ جبکہ زیادہ تر حصہ میدانی علاقے پر آباد ہے۔ یہاں کا پہاڑ پرپیچ و خم دار ہے۔ تقسیم ہند سے قبل یہاں سکھ، ہندو اور مسلمان اکٹھے رہتے تھے۔ کنڈ نام کا ایک گاؤں انڈیا کی ریاست ہریانہ کے ضلع ریواڑی میں بھی واقع ہے۔ ہندو مذہب میں کنڈ ایک متبرک نام ہے جس کے سبب آج بھی انڈیا میں اس نام کے کئی قصبہ جات و مندر موجود ہیں۔

آبادی

2018 - 2017 کی مردم شماری کے مطابق گاؤں کی کل آبادی 10,235 نفوس پر مشتمل ہے اور گھروں کی تعداد 1671 ہے۔

موضع کنڈ

موضع کنڈ پیڑھا مرکھال سے لے کر ڈیرہ سگڑالی اور خالق آباد سے ڈیرہ گندوال تک جبکہ پہاڑوں پر پوٹھے ، بگڑیاں اور چھپڑ شریف تک پھیلا ہوا ہے۔ وہ جگہیں اور ڈیراجات جو موضع کنڈ میں شمار ہوتے ہیں ان میں پیڑھا مرکھال، ڈیرا شاہیاں والا، ڈیرا سگڑالی، ڈیرا گھبیال ، ڈیرا دربال، ڈیرا جہانیاں والا، ڈیرا چراغ، بھرکن، ڈیرا کنڈان، لکھبائیاں والا ڈیرا، ڈیرا کھلان، کلساں والا ڈیرا، ڈیرا کرم اللہ، ڈیرا جھٹیر، ڈیرا بجہ، ڈیرا ملک محمد خان، ڈیرا ڈرھال، نورے والا، ڈیرا گندوال، کیلہ، ڈیرا سکندرے والا، ڈیرا عزنی ، بگڑیاں، کریالہ، کھلی ڈہل، پوٹھے، سلمن شریف، چھپڑ شریف وغیرہ شامل ہیں۔ موضع کنڈ میں دو بڑے برساتی ریلے گزرتے ہیں جن کے نام "سَولہ" اور "نج" ہیں۔ "سَولہ" ڈیرا گندوال کے قریب سے جبکہ "نج" ڈیرا سکندرے والا کے قریب سے گزرتا ہے۔ یہ برساتی نالے آگے جا کر اہل علاقہ کی زرعی زمینوں کو سیراب کرتے ہیں۔ سلمن شریف اور چھپڑ شریف میں اولیاء کرام کے مزارات ہیں جہاں ہر سال عرس پر سینکڑوں افراد حاضری دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہاں ہر سال

حضرت بابا نانگا حبیب سلطان کی نسبت سے ایک بہت بڑا میلہ منعقد کیا جاتا ہے۔ میلے میں محفل سماع، نیزہ بازی، بیل دوڑ، تھوبی والی بال میچ، گھڑ دوڑ، گھڑ ڈانس اور کبڈی وغیرہ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

مشہور مقامات و متفرق معلومات

کنڈ میں موجود سرسبز و شاداب اور پُر فضا مقام کا نام "وادئ سلمن شریف" ہے جو وادیء سون کے پہاڑی سلسلہ میں واقع انتہائی دلکش اور پر سکون جگہ ہے۔ یہاں سرسبز و شاداب لہلہاتے کھیت، چراگاہیں، کھلتے پھول، چہچہاتے پرندے، ٹھنڈی ہوائیں آپ کو سکونِ قلب اور مناظرِ فطرت سے روشناس کرواتی ہیں۔ یہاں سید امیر اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے ساتھ 1880ء میں بننے والی تاریخی عمارت کے علاوہ مقدس مقامات اور صدیوں پرانی قبریں موجود ہیں۔ کچھ لوگوں کے مطابق یہ قبرستان 1200 سالہ یا اس سے بھی پرانی تاریخ رکھتا ہے۔ اسی وادی میں حضرت مولانا سید امیر اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، میاں مقبول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت علامہ میاں محمد چشتی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت میاں فخر زمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت میاں سلطان محمود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت قاضی امیر عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت قاضی میاں غلام

محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارات بھی ہیں۔ چند برس قبل یہاں پہنچنے کے لیئے دشوار گزار پتھریلے راستوں سے گزرنا پڑتا تھا لیکن اب نئی سڑک بننے کے بعد لوگوں کی آمدورفت کا سلسلہ زیادہ ہوگیا ہے۔ یہاں سے (براستہ چھپھڑ شریف) وادی سون سکیسر تک رسائی بھی ممکن ہے۔ چھپھڑ شریف حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب اور خواجہ محمد قمرالدین سیالوی صاحب تشریف لاتے رہتے تھے۔ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب یہاں کی لسی کو پسند فرماتے تھے۔ مشہور ہے کہ انہی بزرگانِ دین کی کرامات کے سبب یہاں آج بھی دودھ بغیر جاگ کے جم جاتا ہے۔واللہ اعلم

اس کے علاوہ کنڈ کا تاریخی مقام "سرائے کنڈ" ہے جس کا موجودہ نام "نورے والا بنگلہ" ہے جو آج بھی اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔ 1874ء میں اس کی تعمیر برطانوی دور حکومت میں کی گئی جسے اس وقت کے ڈپٹی کمشنر "کرنل ایچ اے ڈائیر" اور ہندو تحصیل دار "ملک تارا چند" نے تعمیر کروایا۔

کنڈ میں موجود گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری سکول بھی ایک تاریخی عمارت ہے جو برطانوی دورِ حکومت میں پولیس اسٹیشن تھا جس کی بنیاد 1866ء میں رکھی گئی بعدازاں 1911ء میں اسے سکول کا درجہ دے دیا گیا۔

کنڈ شمالی کی مغربی جنازہ گاہ کو سب سے پہلے 1985ء میں تعمیر کیا

گیا۔ کئی سال گزرنے کے بعد دوبارہ اپریل 2019ء میں اس کی تعمیر و مرمت کی گئی علاوہ ازیں قبرستان کی چاردیواری کا کام 2023ء میں مکمل ہوا۔ ابھی اپریل 2024ء میں مشرقی قبرستان کی چاردیواری کا کام جاری ہے۔ مشرقی قبرستان کی پرانی جنازہ گاہ خستہ حالت میں موجود ہے جبکہ نئی جنازہ گاہ بنانے کے لیئے جگہ مختص کر دی گئی ہے۔ مشرقی قبرستان میں بھی صدیوں پرانی قبور موجود ہیں۔ پاکستان کے مشہور و معروف ڈاکو "چراغ بالی" کا تعلق بھی ڈیرہ چراغ بالی (کنڈ) سے تھا جو 1928ء میں پیدا ہوئے۔ کچھ مؤرخین کے مطابق چراغ بالی امیروں سے پیسے لوٹ کر غریبوں میں بانٹتا تھا۔ 1956 میں چراغ بالی کو خطرناک مجرم قرار دیا گیا جسے بعدازاں 1973 میں اس وقت کے ڈی ایس پی باقر شاہ نے انہیں کٹھ کی پہاڑیوں میں قتل کر دیا۔ چراغ بالی کی زندگی پر سلطان راہی کی پنجابی فلم بھی بن چکی ہے۔ کنڈ کی مغربی پہاڑی پر آج بھی ایک پیلو کا درخت ان کے نام سے منسوب ہے جسے یہاں کے مقامی لوگ "چراغ بالی آلی جاھَل" کہتے ہیں۔ یہ جگہ بلندی پر ہونے کے سبب چاروں اطراف سے آنے والے افراد کی نقل و حرکت کو دیکھا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کنڈ میں موجود پانی کا قدیم چشمہ جسے "چوھا" کہتے ہیں آج بھی موجود ہے۔ اس میں قدیم دور کی بنی پتھروں کی سیڑھیاں بھی موجود ہیں جن کے ذریعے اتر کر لوگ پانی بھرتے اور چشمے کے باہر موجود پتھروں سے بنے برتنوں میں ڈال کر

اپنے جانوروں کو پلانے کے علاوہ کپڑے وغیرہ دھونے کے لیئے استعمال کرتے۔ اسی۔ چشمے سے چند قدم کے فاصلے پر کئی دہائیوں قبل پانی کی ضرورت پوری کرنے کے لیئے بنایا گیا قدیم طرز کا چلھا (تالاب) بھی موجود ہے۔ ماضی میں کافی عرصہ تک چلھے سے لوگ پینے کا پانی بھرتے رہے ہیں۔ یہ پانی وڑالی(ایک چشمہ) سے جئے(نالی) کے ذریعے کنڈ چلھا(تالاب) میں آتا تھا۔ فی الحال جئے(نالی) ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے کے سبب پانی کا تسلسل معطل ہوچکا ہے۔ کنڈ میں پانی کا مسئلہ شروع دن سے رہا ہے۔ پتن (پانی کا چشمہ) سے آنے والا پانی ناکافی اور غیر منصفانہ تقسیم ہونے کے سبب یہاں کے باسی مشکلات کا شکار رہے ہیں جس کے حل کے لیئے حکومتی فنڈز سے سلمن شریف تا کنڈ پائپ لائن بچھا کر گھر گھر پانی دیا گیا۔ یہ پانی سب سے پہلے 6 ستمبر 2023 کو بذریعہ پائپ لائن کنڈ پہنچا۔ اس کے علاوہ کنڈ میں بجلی پہلی دفعہ 6 اکتوبر 1996ء میں پہنچی جبکہ 25 ستمبر 2022 کو مشرقی قبرستان کنڈ کے ساتھ جاز کمپنی کا پہلا ٹاور انسٹال کیا گیا۔ 1971ء کی پاک بھارت جنگ میں کنڈ کی سرزمین ناڑہ کے مقام پر پاکستان ائیرفورس نے دشمن کا جہاز مار گرایا تھا۔ کنڈ کے حدود سکریالہ میں کوہاٹ سیمنٹ فیکٹری کا نیا پلانٹ لگ رہا ہے جس کا سروے مکمل کرکے یہاں کے لوگوں سے زمینیں خرید لی گئیں ہیں۔ اگرچہ اس سے فضائی آلودگی بڑھنے کا خطرہ ہے لیکن ساتھ یہ امید بھی کی جارہی ہے کہ یہاں کے باسیوں

کو روزگار کے مواقع ملیں گے۔ اس کے ساتھ ہی یونین کونسل کنڈ (چنگی) میں پائیر سیمنٹ فیکٹری کے اب تک تین پلانٹ لگ چکے ہیں جبکہ چوتھے پر کام جاری ہے۔

کنڈ کی حدود سے سی پیک کے سلسلے میں مہاڑ منی موٹروے کا سروے بھی ہوچکا ہے۔ یہ منصوبہ پورے دامن مہاڑ کے لیئے لائف چینجر ثابت ہوگا۔ یہ دو رویہ روڈ للہ انٹر چینج سے لے کر کٹھ سگھرال، نلی، کنڈ، جبی، چوہا، فتح پور میرا، گولیوالی، چھدرو ، موسی خیل اور میانوالی تک پہنچے گا۔

یہاں نہر مہاجر برانچ زیریں کنڈ کی کئی ایکڑ زمین کو سیراب کرتی ہے جبکہ بالائی علاقے کی چند ایکڑ زمینیں ٹیوب ویل سے جبکہ زیادہ تر رقبہ بارانی ہے۔ یہاں دہائیوں قبل شروع ہونے والا "مہاڑ لفٹ اریگیشن" منصوبہ آج تک مکمل نہ ہوسکا۔ اس علاقہ کی ہزاروں ایکٹر اراضی بنجر ہوگئی۔ مہاڑ لفٹ اریگیشن منصوبہ 1992ء میں ملک نعیم اعوان کی کاوشوں سے شروع ہوا۔ ہیڈ میر احمدہ سے لنک مہاڑ اریگیشن سکیم کی کھدائی کا 75 فیصد کام مکمل ہوچکا ہے۔ مہاڑ لفٹ اریگیشن سکیم میں نہر کی چوڑائی 12 فٹ اور لمبائی 25 کلومیٹر ہے۔ اُس وقت منصوبہ کی تخمینہ لاگت 2 ارب روپے لگائی گئی تھی۔ منصوبہ کی تکمیل سے چنگی، جبی، ناڑہ، پیڑھا مرکھال، کنڈ ، وہیر، نلی ، ناڑی ، کٹھ سگھرال، کرڑ ، تلوکر اور دئیوال کی ہزاروں ایکڑ اراضی سیراب ہوسکے گی۔

سلمن شریف جاتے ہوئے راستے میں ایک قدیم مسجد آتی ہے جسے "احمدے والی مسجد" کہتے ہیں۔ روایات کے مطابق اس مسجد کو احمد ڈھڈی نامی شخص نے سب سے پہلے تعمیر کیا بعدازاں مسجد ہذا کی چھت و چاردیواری وغیرہ کی متعدد مرتبہ مختلف اشخاص نے تعمیرِنو کروائی۔ یہاں شیرازاں والا بنگلہ، عالم خیلاں والا چونترہ اور کنڈاناں والا دارا مشہور ہیں۔ کنڈ میں غروب آفتاب سے تھوڑا پہلے کا وقت (جھکی دیگر) سورج اور پہاڑ کے خوبصورت نظارے کی وجہ سے (کنڈ دِی دیگر) مشہور ہے۔ جب سورج دھیرے دھیرے پہاڑ کی اوٹ میں چھپ رہا ہوتا ہے تو انتہائی پرلطف منظر پیش کرتا ہے۔ کنڈ کے مغربی پہاڑ پر ایک جگہ "بن والی واہنڑی" بہت مشہور ہے جہاں زیادہ بارش ہونے پر پانی جب پہاڑ کی بلندی سے نیچے گرتا ہے تو کسی آبشار کا منظر پیش کرتا ہے۔ یہاں چوھا (پانی کا چشمہ) کے قریب ایک بڑے پتھر سے پیلو (جاہل) کا درخت اگنے کے باعث پتھر دو حصوں میں تقسیم ہوچکا ہے جسے "پاٹی جاہل" کہتے ہیں جسے دیکھ کر آپ بے ساختہ بول اٹھتے ہیں کہ: "بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے"۔ یہاں کے پہاڑ پر کھڑے ہو کر آپ خالق آباد، بستی شیر والی اور جوہرآباد کا نظارہ کرسکتے ہیں۔ اگر موسم صاف ہو تو سرگودھا کی کڑانہ پہاڑی بھی نظر آتی ہے۔ رات کے وقت پہاڑ پر کھڑے ہوکر جوہرآباد اٹامک ایریا کے گرد لگی لائٹوں اور جوہرآباد کی روشنیوں کا نظارہ انتہائی دلکش ہوتا ہے۔ سلمن شریف جاتے ہوئے راستے میں "چینجل"

نامی بلند پہاڑ بھی ایک عجوبہ ہے۔ یہاں سے گزرتے ہوئے ایک طرف آسمان سے باتیں کرتے بلند و بالا پہاڑ کو دیکھ کر خوف کا سا عالم ہوتا ہے یوں لگتا ہے جیسے پہاڑ ابھی سر پر گر رہا ہو جبکہ دوسری طرف پہاڑ کی بناوٹ اور قدرت کے عظیم شاہکار کو دیکھ کر دل عش عش کر اٹھتا ہے۔

قومیں اور قبیلے

یہاں بسنے والے زیادہ تر لوگوں کا تعلق اعوان قبیلے سے ہے جن میں حفظال، عالم خیل، کلس، بڈھیال، مرکال، نتوال، کلیال، ھیدن، جوتے، نون، ڈھڈی، شاہری، یریال ، لکھبائیاں ، لکھیال، اکبریال، خدایار، کنڈان شامل ہیں۔ یہاں پہ سادات کرام بھی رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ دیوت، گجر، ترکھان، شیراز، نائی، ماچھی، کمہار، پاولی، مراثی اور لوہار قوم کے لوگ بھی قیام پذیر ہیں۔ اگر موضع کنڈ کی بات کی جائے تو گندوال، گھبیال، گھرپڑا، پاہناں ،ڈرھال، چراغ خیل، گل جہان، دربال، بھسوال، جلالو، بھتیال، مرکھال، شاہیا، بجہ، جھٹیر، کرم اللہ بھی اس میں شامل ہیں۔

نوٹ: قومیں اور قبیلے فقط پہچان کے لیئے بنائے گئے ہیں۔ فضیلت کا معیار تقوی ہے۔ قوم پرستی ایک جہالت ہے۔ حضور ﷺ نے حجتہ الوداع کے موقع پر فرما دیا تھا کہ تم میں سے کسی عربی کو کسی عجمی

پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ قرآن پاک میں ہے کہ لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے۔ تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو۔ اور خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ بے شک خدا سب کچھ جاننے والا (اور) سب سے خبردار ہے (سورۃ الحُجرَات آیت نمبر 13)

سوغاتیں

یہاں کا شہد پورے پنجاب میں مشہور ہے جو "دامن مہاڑ کا شہد" کہلاتا ہے۔ یہاں کی سوغات میں سے بیر، گونگھیر، کھمٹھیر، پیلوں، ڈیلھے، گوندے، چیہل (گوند کیکر) شامل ہے۔ اسلامی تہواروں و خوشی کے موقع پر گگا(Gugga)، ویسلنؒ، مکھڈی حلوہ اور اس کے علاوہ شادیوں کے موقع پر گڑ اور آٹے سے خاص قسم کا حلوہ بنایا جاتا ہے جو انتہائی لذیذ ہوتا ہے۔ آج بھی یہاں دیسی گھی، دیسی انڈے، دودھ، لسّی، مکھن اور شہد جیسی چیزیں خالص حالت میں مل جاتی ہیں۔ جبکہ ہمارے ضلع خوشاب کا "ڈھوڈا" پورے ملک میں مشہور ہے۔

پیشے، فصلیں اور جانور

یہاں کے زیادہ تر لوگوں کا پیشہ گلہ بانی (بھیڑ بکریاں چرانا) اور کھیتی باڑی ہے۔ لفظ گلہ بانی سے علامہ محمد اقبال کا ایک شعر یاد آرہا ہے:

اگر کوئی شعیب آئے میسر
شبانی سے کلیمی دو قدم ہے

گاؤں کے جنوب کی جانب یہاں کے باسیوں کی زرعی زمینیں ہیں۔ بارانی علاقہ ہونے کے سبب کھیتی باڑی کا زیادہ تر انحصار بارشوں پر ہے۔ جوانوں کی کثیر تعداد پاکستان کی مختلف فورسز میں بھرتی ہے جن میں پاکستان آرمی، ائیر فورس، نیوی شامل ہیں اسکے علاوہ یہاں کے لوگ واپڈا، اٹامک، پاکستان کی مختلف انڈسٹریز اور بیرون ملک بھی اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ یہاں پر زیادہ تر گندم، باجرا، جوار، گوارہ، جماؤں، سرسوں، مونگ، ونڈواڑ(کپاس) ، کھکھڑی(خربوزہ)، چنے، تِل اور گنے وغیرہ کی کاشت کی جاتی ہے۔ یہاں کے لوگ بھیڑ، بکریاں، بیل ، گائے، بھینسیں، اونٹ، شکاری کتے، خرگوش، کبوتر ،گھوڑے، گدھے، تیتر اور مرغ وغیرہ شوق سے پالتے ہیں۔

مساجد، سکول، قبرستان اور مزارات

گاؤں میں چھ مساجد ہیں جن کے نام النور جامع مسجد (اڈے والی مسجد) ، مدنی مسجد (محلہ مرکال)، مسجد غلامان مصطفیٰ ﷺ (محلہ ریال)، مسجد کنڈان، مسجد محمد بن عبداللہ(اُتلی مسیت)، مرکزی جامع مسجد کنڈ ہیں۔ یہاں پر تین قبرستان اور دو جنازہ گاہیں ہیں جن کو مشرقی اور مغربی قبرستان/جنازہ گاہ کا نام دیا گیا ہے۔ مرکزی جامع مسجد کے ساتھ دینی درسگاہ گزشتہ ایک صدی سے قائم ہے۔ دنیاوی تعلیم کے لئے گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری سکول کنڈ اور گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول کنڈ موجود ہیں۔ گاؤں کے چاروں اطراف اولیاء کرام کے مزارات ہیں جن میں گارہاں والا، دربار بابا گل محمد، گڑوّنے والا، کپّاں والا ، ماڑی والا، پھتے والا، جاہَل والا وغیرہ شامل ہیں۔

کھیل

کھیلوں میں والی بال، کرکٹ، کبڈی، باڈی ، اخروٹ کھیلنا، بنٹے(کانچ کی بنی گولیاں) کھیلنا، پتنگ بازی، گلی ڈنڈا، لکن چھپائی وغیرہ کھیلے جاتے ہیں۔ یہاں پر والی بال کے دو میدان اور ایک سٹیڈیم (اعوان سپورٹس سٹیڈیم کنڈ) جبکہ کرکٹ کے تین گراؤنڈز موجود ہیں۔

پودے اور درخت

یہاں پر بیر، دیسی کیکر، نیم ،بکائن/دھریک ، کریر/کری، جنڈی، جاہل/ پیلو، گونگیر، کھمٹھیر، کیکر ، پُھلاہ، بیروٹا، گوندی، پیپل، شرینہہ، ٹاہلی، سنتھا، کہو ، سفیدہ، چائنا سفیدہ کے درخت پائے جاتے ہیں۔ جڑی بوٹیوں میں آک، باتھو،ویہڑی، گِلوہ، چھبھڑ، کھبل، دھتورا، تاندلہ، اکروڑی، گلہوٹ، اٹ سٹ، بھکھڑا، اکڑی، ویسٹراں، تُمہ، پلی، لونک، مہوڑیاں، دھمیاں، ہرمل، چھلکا، پنیر اور چونگاں وغیرہ بھی پائی جاتیں ہیں۔

پہاڑ، جنگل، پرندے اور جانور

اہل علاقہ نے یہاں کی ہر جگہ کو پہچان کے لیئے ایک خاص نام دیا ہوا ہے۔ پہاڑ پر موجود جگہوں کے نام کچھ یوں ہیں: گارہاں آلی واہنڑی، شہیداں آلا قبرستان، بادھا، کری آلا میھلا، دارے آلا ڈکھرا، چراغ بالی آلی جاہل، تکلیاں آلی ڈھبی، پیلڑی، بدھی کدھ، گلے آلی، ریہانڑاں آلی، کھیلے، دھندُ کڑے، لنگرے آلی، ڈُھودھے آلی، لنڈی آلا، پاٹی جاہل، چوہا، چلھا، قرآن آلا ڈِھبہ، کپّڑ، بگی بُرزِی، کِنھٹی آلی واہنڑی، اکاں آلی، آلہے آلی، بھَنڈر، سائیں دِتے آلی ٹوبھڑی، احمدے آلی مسیت، بِچھال آلی واہنڑی، وَڑالی، رِیحانڑاں آلا دگڑا، چِینجل، گُلو آلا دگڑا، ناڑیاں، تکرِیاڑا، پیلی پڑی، نیلا داند، بگڑیاں، پتن، لور، کریالا،

کھلی ڈِہل، چھجا، گرماں والی، سلمن شریف، چھپڑ شریف وغیرہ۔ یہاں کے جنگل میں ہرن، خرگوش، گیدڑ، سیہ، بھیڑیئے، لومڑ، نیولے، چھپکلی، گلہری، بلیاں، سانپ، بچھو، چوہے، گرگٹ، مینڈک، کچھوے، ساہنے ، گوہ، جلھوڑے، وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ زمانۂ قدیم میں یہاں ڈھٹھا، پَرڑا، بِگھیاڑ، بیجو، شیر، چیتا وغیرہ بھی پائے جاتے تھے جو اب ناپید ہوچکے ہیں۔ پرندوں میں فاختہ، چڑیا، کوے ، کلی ترکھانڑ(ہدہد)، شِکرا(باز)، چمگادڑ، اُلو، بلبل، مینا/لالی، کوئل، عقاب، تیتر ، بٹیر ، پدڑی/پدّی، بگلے، مَتانڑھ، کال کڑِچھی، نِیلچانڑھ، لغڑھ، کبوتر اور طوطے بھی پائے جاتے ہیں جبکہ گِدھ یہاں اب ناپید ہوچکے ہیں۔

رسم و رواج

پیدائش پر گڑھتی، جھنڈ لہائی، سنتاں جبکہ شادی کی رسومات میں منگیوا، کھارا، کھارا لہاوی، رخصتی، مہندی، دودھ پلائی، برات، لاگ، سباہلا، سہرا بندی، گھڑولی، مکلاوا، سروپا ، لڈی(رقص)، بھاجی دینا/ لکھوانا، منہ دکھائی وغیرہ شامل ہیں۔ وفات پر مکانڑ، قل شریف، فاتحہ خوانی شامل ہیں۔ یہاں کے 99 فیصد لوگ سنی مکتبِ فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہاں ہر سال عید میلاد النبی کے موقع پر ایک عظیم الشان جلوس نکالا جاتا ہے جس میں گردونواح کے تمام چھوٹے بڑے ڈیراجات کے لوگ شرکت کرتے ہیں۔ یہاں کے لوگ شلوار قمیص پہنتے ہیں۔ بزرگ سر پر پگڑی اور تہ بند باندھتے ہیں۔

کنڈ موڑ

ضلع خوشاب سے 18 کلومیٹر دور سکیسر روڈ پر وادی سون کے پہاڑی سلسلہ کے شروع ہونے سے دو کلومیٹر پیچھے کنڈ کی جانب ایک موڑ مڑتا ہے جسے "کنڈ موڑ" کہتے ہیں۔ یہاں سے کنڈ روڈ شروع ہوتا ہے۔ یہی سڑک کنڈ سے گزر کر جبی، ڈھوکڑی، چوھا اور وڑچھا کی جانب جاتی ہے جبکہ اسی سڑک میں سے مغربِی تالاب کنڈ (اوبھے آلی بن) کے مقام پر ایک سڑک پہاڑ کی جانب نکل رہی ہے جو سلمن شریف ، چھپڑ شریف اور وادی سون کی طرف جاتی ہے۔

تالاب، برساتی نالے، سڑکیں اور پُل

کنڈ کے مشرق اور مغرب میں پانی ذخیرہ کرنے کے لیئے دو بڑے تالاب بنے ہوئے ہیں جنہیں مقامی زبان میں اوبھے آلی بن(مشرقی تالاب) اور لاندے آلی بن(مغرِبی تالاب) کہتے ہیں۔ گاؤں کے وسط سے ایک بہت بڑا برساتی نالہ گزرتا ہے جو اہلیانِ کنڈ کی زرعی زمینوں کو سیراب کرتا ہے۔ یہ برساتی نالہ مسجد کنڈان کے قریب سے دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ اسی نالے پر پانچ بڑے پل تعمیر کیئے گئے ہیں۔ مختلف مقامات سے گاؤں کی 5 بڑی گلیاں/راستے بڑی سڑک (کنڈ روڈ) کے ساتھ آکر ملتے ہیں۔

کنڈ کی سیاست

کنڈ کی سیاست کی بات کی جائے تو دو خاندان پچھلے کئی سالوں سے یہاں سیاست میں ہیں۔ چیئرمین کا الیکشن جیتنے والوں میں ملک خداداد اعوان(چیئرمین بیت المال خوشاب بھی رہ چکے)، ملک مولاداد اعوان(مرحوم)، ملک احمد حیات اعوان(مرحوم)، استاد ملک احمد نواز اعوان، ملک عبدالرحمن اعوان (صدر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن خوشاب) شامل ہیں۔ کنڈ میں جنرل کونسلر کا الیکشن جیتنے والوں میں دوست محمد عالم خیل ، ڈاکٹر محمد نور کنڈان، میاں محمد مرکال، محمد حیات اکبریال، شیر محمد صدر لکھیال(مرحوم)، خان محمد جلالو ، محمد نواز سگڑالی، میاں خدابخش چھپڑ شریف، محمد اقبال گندوال، حاجی غلام محمد جھٹیر، عبدالرزاق گجر، عباس پھتیال جبکہ شیر محمد کلس (لیبر ممبر) اور مظفر مرکال (میونسپل کمیٹی کے ممبر) منتخب ہوئے۔ کسان کونسلرز میں محمد شیر مرکھال اور محمد شیر لکھبائیاں شامل ہیں۔

1996ء میں ملک افتخار حسین گندوال صاحب نے پیپلزپارٹی کے ٹکٹ سے الیکشن لڑا۔ 1998ء میں پہلی دفعہ ملک احمد حیات صاحب ممبر ڈسٹرکٹ کونسل منتخب ہوئے۔ نومبر 2015ء میں ملک عبدالرحمن اعوان صاحب پہلی بار چیئرمین منتخب ہوئے۔

مشہور شخصیات

یہاں کی مشہور شخصیات میں مولانا عطاء محمد صاحب، مولانا اختر حسین چشتی صاحب، مولانا منصب خان سیالوی صاحب، استاد حافظ ظریف صاحب(ان کے متعلق مشہور ہے کہ وہ جنات کو بھی پڑھاتے تھے)، مولانا مصطفے چشتی صاحب، پروفیسر محمد اعظم کنڈان صاحب، پروفیسر فتح محمد حفظال صاحب، ملک محمد خان صاحب (سیاسی و سماجی شخصیت)، راءشریف صاحب (پنجابی شاعر)، شیر محمد اسیر صاحب (پنجابی شاعر)، ملک احمد حیات خدایارصاحب (سیاسی و سماجی شخصیت)، محمد شعیب اعوان عرف شیبی کنڈ آلا (والی بال کھلاڑی) شامل ہیں۔

آخر تے آپنڑے کجھ دوہڑے پیش کر ریاں توجہ کریسو

☆

ڈیہوں ڈیگر ویلے دِلکش لگدائے پربت دِی اوٹ اچ لُکدا
یا چھیڑو مال دا وَگ لئے کے پچھاں گھر دائیں واپس ڈُھکدا
نئیں وطن تے ولدیاں پکھواں دا وت چِر تائیں سلسلہ رُکدا
دل موہ گھن لیندائے قالین دے وانگوں گھاہ نکا نکا عافیؔ پھٹدا

☆

میکوں پیڑھا ، کنڈ ، سلمن دی وادی، نالے بکڑیاں نال پیار اے
میرے پنڈ دے بابے سر تے بنھدن تائیں پگڑیاں نال پیار اے
میکوں محنت کش مزدور دیاں باہیں تگڑیاں نال پیار اے
ساڈا عافیؔ مال وراثت اے تائیں ڈھگڑیاں نال پیار اے...

☆

مہاڑ دے دامن وچ آباد ہا تے کِکراں دے گھاٹے جُھنڈ اچ
وڈے چرچے ہن جیندی ڈیگر دے کوئی وصبہ ہا کسے چُنڈ اچ
وسوں ٹر گئی طاق ولا کے عافیؔ غربت دے کیتے گھنڈ اچ
اج کھاندائے خوف سناٹیاں دا وڈی رونڑک ہا کدی کنڈ اچ

☆

پتھریلے دیس دے واسی آں، ساڈا دل پربت، ساڈی روح پربت
اساں محنت کش، اُچے حوصلے آلے،ساڈے مالاں واسطے جُوہ پربت
وِچ چشمے، ٹوبھے، واہنڑ تے سبزے، انج لگدائے کشتیء نوح پربت
لوہ مویائے تکنڑ دے کانڑ عافیؔ ، ہک مدت توں دل مجروح پربت

مرکزی جامع مسجد، مسجد کنڈان ، مسجد غلامانِ مصطفیٰؐ ، مدنی مسجد (محلّہ مرکال) اور النور جامع مسجد کنڈ (اڈا) کی تصویریں







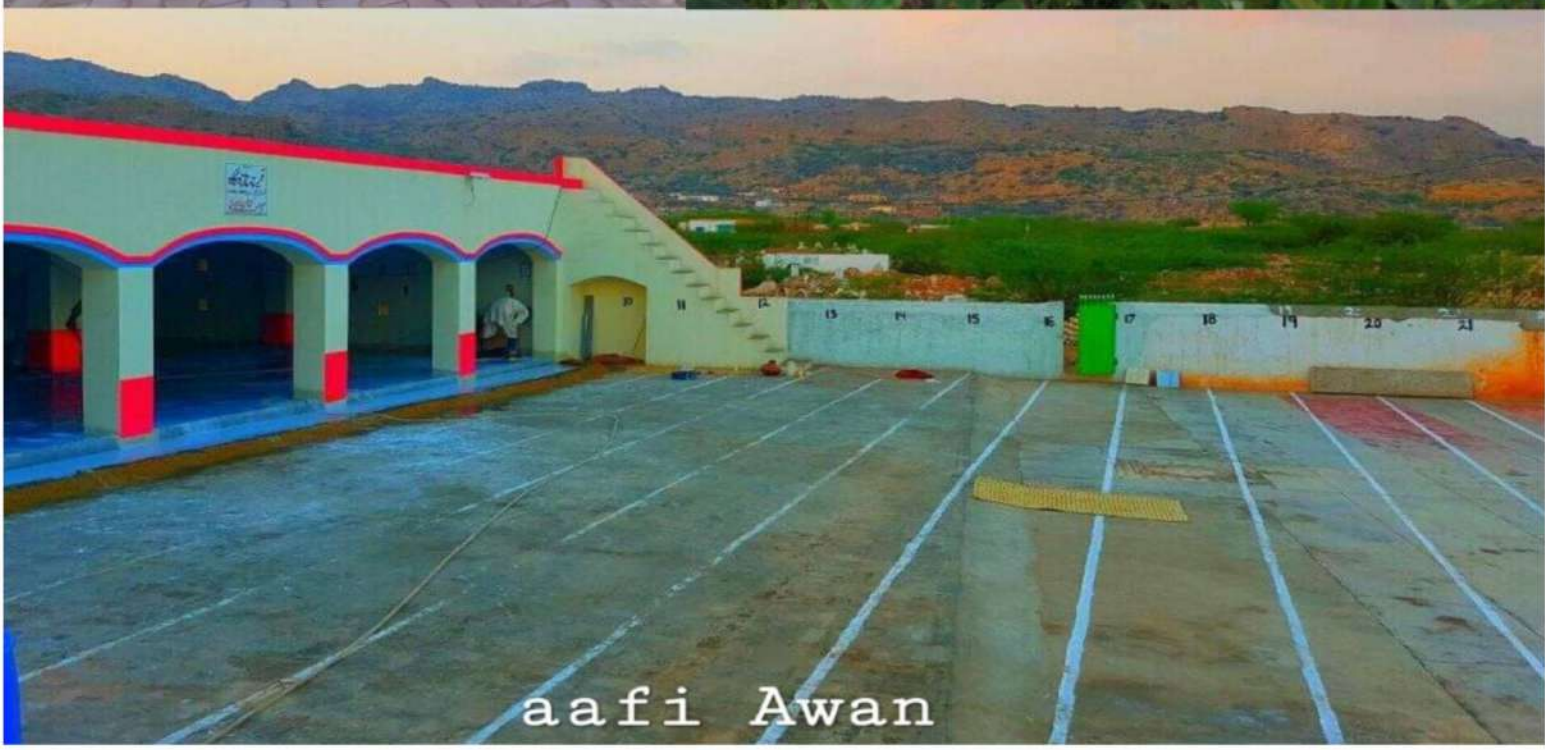




سلمن شریف، گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری سکول کنڈ اور مغربی جنازہ گاہ کی تصویریں

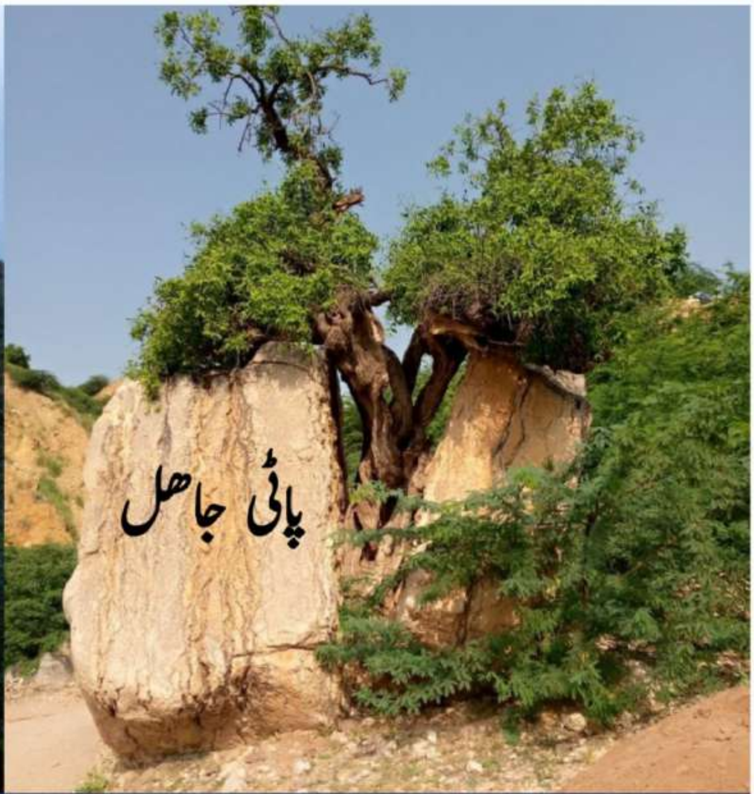


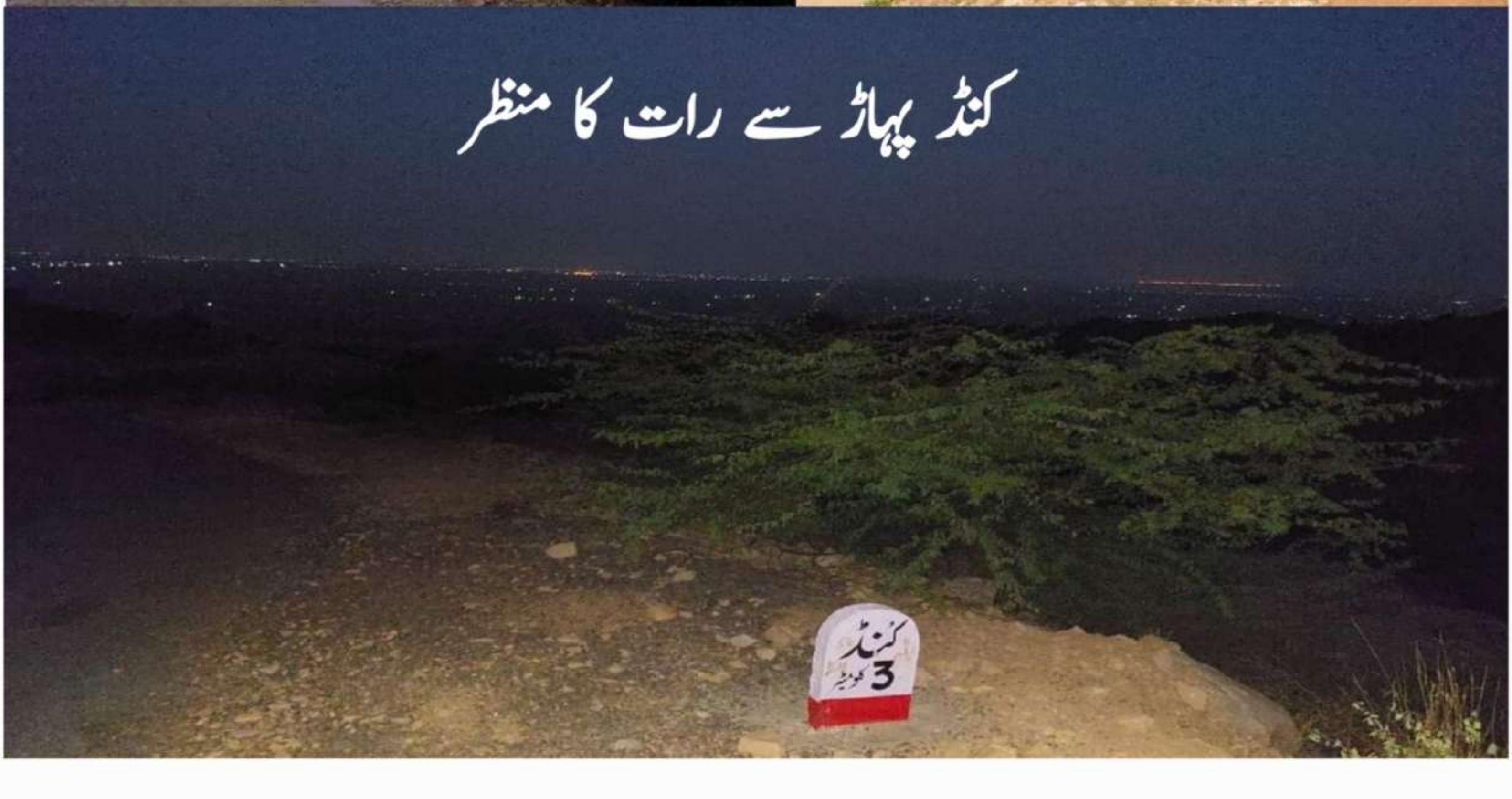




لاندھے آلی واہنڑی، پاٹی جاہل اور کنڈ پہاڑ سے لی گئیں چند تصویریں







کنڈ کے نوجوان والی بال، کرکٹ، کانچ کی گولیاں اور اخروٹ کھیلتے ہوئے







تحریر و تحقیق : محمد نواز عافیؔ کنڈ

April-2024